صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 11 نومبر 2024ء بمطابق 08 جمادی الاوّل 1446ہجری بعد از دوپہر چار بجکر نو منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، ادریس خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ O وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ O وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ O بِيَدِكَ الْخَيْرُ O اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ O تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

(ترجمہ): کہو! خدایا، ملک کے مالک! تو جسے چاہے حکومت دے، اور جسے چاہے چھین لے، جسے چاہے عزت بخشے، اور جس کو چاہے ذلیل کردے، بھلائی تیرے اختیار میں ہے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو اور جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے، وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

Mr. Chairman: Questions` Hour, Question, ji Iftikhar Mashwani.

جناب افتخار علی مشوانی: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: افتخار مشوانی دا کھلاؤ کړه مائیک۔

جناب افتخار علی مشوانی: سپیکر صاحب، کوئټه کښې چې کومه دھماکه شوې ده، په هغې کښې زمونږه ډیر وروڼړه چې کوم دی هغه شهیدان شوی دی او ډیر زخمیان شوی دی، نو ما وئیل چې، ریکویسټ دے چې هغوی د پاره دعا اوشی مشترکه طور۔

جناب مسند نشین: ډاکټر صاحب! دعا اوکړئ تاسو۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 196، مسټر احمد کنډی، ایم پی اے، مسټر احمد کنډی، منسټر راغلے دے، سی اینډ ډبلیو منسټر؟ جی، ډاکټر صاحب۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): سپیکر صاحب، کنډی صاحب نشته دے باقی جواب خو بنه په تفصیل سره ئے ورکړے، څه چې هغه غوښتی وو هغه ئے تفصیلاً جواب ورته ورکړے دے او کنډی صاحب نشته، که فرض کړه هغه۔۔۔۔

جناب مسند نشین: منسټر صاحب هم نشته کنه۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: ډیپارټمنټ ماته حواله کړے دے سوال، چې جواب ته ورکړه۔

جناب مسند نشین: احمد کنډی، Lapsed ډاکټر صاحب! چې کوم منسټر نه وی کنه، هغه بس دغه ته استوؤ، کمیټئ ته به تاسو Refer کوئ بیا۔

Question No. 211, Arbab Usman Khan, Arbab Muhammad Usman Khan, lapsed. Question No. 375, Mr. Jalal Khan, Mr. Jalal Khan, lapsed. Question No. 376, Mr. Jalal Khan, lapsed. Question No. 377, Mr. Abdul Ghani, lapsed. Question No. 379, Mr. Jalal Khan, lapsed. Question No. 380, Mr. Jalal Khan, lapsed. Question No. 381, Mr. Jalal Khan, lapsed. Question No. 383, Mr. Sajjad Ullah, lapsed. Question No. 398, Mr. Adnan Khan, lapsed. Question No. 399, Mr. Ahmad Kundi, lapsed. Question No. 424, Mr. Gul Ibrahim Khan, Mr. Gul Ibrahim Khan, lapsed.

اراکین کی رخصت

<u>جناب مسند نشین</u>: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب اکرام اللہ صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، پانچ دن کے لئے، 11 تا 15 نومبر، جناب رشاد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سردار شاہ جہاں یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، تین یوم، 11 تا 13 نومبر، ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، مخدوم زادہ آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد سہیل آفریدی صاحب، سپیشل اسسٹنٹ، آج کے لئے، جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فضل شکور خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، صاحبزادہ محمد عدنان قادری صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب اکبر ایوب خان صاحب، آج کے لئے، جناب منیر حسین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: Leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Chairman:</u> Item No. 7, Call Attention Notice: Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 72, in the House. Mr. Adnan Khan, lapsed. Mr. Ehsanullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 77, in the House, lapsed شتہ بنہ بنہ Sorry, sorry. Mr. Ehsanullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 77, in the House.

<u>جناب احسان اللہ خان</u>: شکریہ جناب سپیکر، میں نے یہ کال اٹینشن 6 اگست 2024 کو جمع کرایا تھا اور یہ اس دن کی مناسبت سے ہے۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ PK-115 کے تمام ہسپتالوں اور BHUs میں صحت کی سہولیات کا فقدان ہے، گاؤں نیو گراں خان میں سانپ کے کاٹنے پر ویکسین دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے دو بچوں کی موت واقع ہوئی ہے، حالانکہ اس سے قبل میں نے بطور ممبر صوبائی اسمبلی DG (Health) اور متعلقہ DHO کے ساتھ اس ویکسین سمیت دیگر ضروری ادویات کے سلسلے میں بار بار رابطہ کیا لیکن مجھے حقائق کے برعکس جواب ملا، جس کا ثبوت مذکورہ دلخراش واقعہ ہے۔ جناب سپیکر! میں اس کے اوپر تھوڑی بات کرنا چاہونگا۔ اب تقریباً دس بارہ سال ہونے کو ہیں تحریک انصاف کی اس صوبے میں حکومت ہے اور جو صحت

کا ڈیپارٹمنٹ ہے یہ صوبے کے Under آتا ہے، اس کے معاملات کو صوبے نے دیکھنا ہوتا ہے اور بد قسمتی سے ہم دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ بجائے یہ کہ صحت کی سہولیات بہتر ہوتیں، وہ ابتر ہوتی جارہی ہیں۔ میں اگر اپنے حلقے کی بات کروں، PK-115 تحصیل کلاچی میں ایک ہی ہاسپیٹل ہے، تحصیل ہیڈ کوارٹر تحصیل کلاچی میں، اسی طرح سے درابن میں ہے، درازندہ میں ہے لیکن جو تحصیل کلاچی کا ہاسپیٹل ہے جناب سپیکر، وہ آپ اگر ادھر دیکھ لیں، اس میں سارے کا سارا عملہ ڈی آئی خان سے بھرتی ہوا ہے، وہ اس لئے کہ وہ ہمارے سی ایم صاحب کا ضلع ہے، وہ سو (100) کلو میٹر دور سے لوگ یہاں پہ کیسے آئیں گے ڈیوٹی کرنے؟ اور وہ جب ڈیوٹی کرنے نہیں آتے، ظاہر ہے اس کا نقصان وہاں پہ جانے والے مریضوں کو ہوتا ہے، وہاں پہ نہ تو ایکسرے مشین کام کرتی ہے، نہ وہاں پہ دوائیاں ہیں اور نہ ہی وہاں پہ ڈاکٹرز ہیں، اور اگر کوئی ایک پیناڈول کی یا کوئی گولی مل بھی جاتی ہے، وہاں پہ جو یہ چھوٹا عملہ ہوتا ہے، نرسز بھی نہیں ہوتیں، یہ چوکیدار وغیرہ بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کا وہاں پہ 'چیک اپ' کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ وہاں پہ کوئی جانے کو تیار نہیں ہے۔ ابھی بھی ان پچھلے ایک دو مہینوں میں تقریباً لوگ، ڈی آئی خان سٹی کے لوگ وہاں پہ بھرتی کئے گئے ہیں جنہوں نے آج تک ہاسپیٹل کا منہ نہیں دیکھا اور وہ وہاں سے تنخواہیں لے رہے ہیں۔ تو جناب سپیکر! اس چیز کے اوپر Kindly توجہ دیں، صحت اور تعلیم ایسے دو شعبے ہیں جن کو سیاست کی نذر نہیں کرنا چاہیئے یا اپنے سیاسی مفادات کی خاطر ان کو مطلب ہے فقدان کی طرف نہیں لے کر جانا چاہیئے۔ یہی حال ہمارے تمام BHUs کا ہے جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ چاہوں گا، یہی حال تمام ہمارے جو حلقے کے BHUs ہیں، ان کا ہے، نہ وہاں پہ عملہ جاتا ہے، آپ وہاں سے ریکارڈ طلب کر لیں، اور نہ ہی وہاں پہ کسی قسم کی دوائی موجود ہے، درابن تحصیل، چونکہ حلقے میں ساڑھے تین تحصیلیں آتی ہیں، کلاچی ہے، درابن ہے، درازندہ ہے، آپ کسی BHU کا پتہ کر لیں، کسی RHC کا پتہ کر لیں، وہاں پہ کسی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل کا کر لیں، اگر کوئی ایک بھی Functional ہو تو آپ مجھے ڈیپارٹمنٹ آکر بتائیں کہ بھئی! فلاں BHU جو ہے وہ Functional ہے، وہاں پہ اس دن بھی میں نے بتایا کہ ہمارا اکثر اوقات وہاں پہ Infant mortality rate سب سے زیادہ ہوگا، شاید اس صوبے میں، وہ کیوں؟ کیونکہ جو زچہ بچہ کے کیسز ہوتے ہیں وہ جب ڈی آئی خان سٹی آتے ہیں، اتنا دور وہاں سے تو اکثر اوقات یا راستے میں Death ہو جاتی ہے، جو Serious یا پیچیدہ کیسز ہوتے ہیں زچہ بچہ کے، یا تو پھر وہاں پہ ان کو وہ اللہ کے آسرے پہ اپنے گھروں میں ہوتے ہیں، تو جناب سپیکر! دس بارہ سال ہونے کو ہیں، پی ٹی آئی کی حکومت ہے، یہاں

پہ صحت کی بہتری کے لئے آپ نے نعرے لگائے، صحت کارڈ کے اجراء کے اوپر آپ نے کہا کہ ہم نے بہت یہ اچھا اقدام اٹھایا،No doubt اچھا اقدام ہے،اس پہ چھبیس ارب روپیہ بھی آپ نے مختص کیا ہے لیکن صحت کارڈ وہ کارڈ ہے کہ آپ ہاسپیٹلز میں جاکر دیکھیں کہ سب سے زیادہ اگر دو نمبری ہو رہی ہے ہاسپیٹلز میں،تو وہ صحت کارڈ کے نام پہ ہو رہی ہے،وہ مریض جن کے نام کے اوپر پیسے کاٹے جاتے ہیں،چونکہ سادہ لوح مریض ہوتے ہیں،ان کو نہیں پتہ ہوتا کہ ہمارے اکاؤنٹ سے کتنے پیسے کاٹے جاچکے ہیں،ان کو باہر سے دوائیاں لینے کا کہا جاتا ہے۔ایک آرتھوپیڈک ایک بہت بڑا ایشو ہے،جو بھی آپریشن کرانے جاتا ہے تو اس کو کہا جاتا ہے کہ آپ دوائیاں بھی،Even کہ جو آپریشن کے آلات ہیں یا جو Rods ہیں جو ڈالتے ہیں ٹانگوں میں،یا جس کا بازو ٹوٹ جاتا ہے،وہ آپ باہر سے لے کر آئیں اور ان کے صحت کارڈ سے اس مد میں پیسے Deduct کر لیے جاتے ہیں۔میں نے اپنے متعلقہ جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل ہے،وہاں پہ جب بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم Refund کرتے ہیں لیکن آج تک انہوں نے کسی بھی مریض کو اس کے پیسے Refund نہیں کئے،تو جناب سپیکر!یہ صحت کارڈ کرپشن کا ایک جو ہے ناں آسان ذریعہ بنا ہوا ہے،بہت سے ڈاکٹرز کے لئے اور ہمارے ہاسپیٹل کے عملے کے لئے،تو خدارا صحت اور تعلیم ایک ایسی چیزیں ہیں کہ جن کے بغیر ہم لوگوں کو نہیں چھوڑ سکتے،تو صحت جیسی بنیادی سہولت اگر نہیں ہو گی،اگر وہ بھی سیاست کی بھینٹ چڑھے گی تو اس کے بعد ہم لوگوں کو کیا دیں گے؟میں نے اس دن ایک واقعہ سنایا،میں ایک دن اپنے Trauma center میں گیا ڈی آئی خان کے جو کہ ہمارے سی ایم صاحب کے گھر کے بالکل سامنے واقع ہے اور اس Trauma center میں جو ایک دن کا In flow تھا،وہ تھا گیارہ سو بتیس (1132) مریض،جناب سپیکر!گیارہ سو بتیس (1132) مریض اس ایک Trauma center میں ڈی آئی خان جو بیس لاکھ سے زائد آبادی کا ضلع ہے، جس کو پانچ تحصیلوں اور یہاں وانا تک مریض آتے ہیں اس Trauma center میں،اور وہاں پہ جو دن کے Admissions تھے،کیونکہ ان میں سے کچھ سیریس مریض ہوتے ہیں، وہ تین سو انتیس (329) مریض تھے جو دن کے Admissions تھے، اور وہاں پہ Total beds کتنے ہیں؟وہ چالیس ہیں تو میں نے جب دیکھا،دو دو مریض پاؤں کی Side پہ اور دو دو سر کی Side پہ،تو میں اپنے سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کرنا چاہوں گا،یہ آپ کے گھر کے بالکل سامنے واقع ہے،یہ Trauma center جس میں صرف چالیس Beds ہیں اور وہاں پہ دن کا جو In-flow ہے، وہ گیارہ بارہ سو Patients ہیں، تو کیسے چلے گا وہ Trauma center، وہ ظاہر ہے ڈاکٹرز بھی

Exhaust ہو جاتے ہیں، وہ عملہ بھی Exhaust ہو جاتا ہے، تو خدارا صحت کی طرف توجہ دیں کیونکہ لوگ جو ہیں، یقین جانیں بے یار و مددگار بے آسرا، دوائیاں نہ ہونے کی وجہ سے، ڈاکٹرز نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی بیماریوں سے لوگ مر رہے ہیں۔ شکریہ جی۔

Mr. Chairman: Ji, Minister Sahib, Minister for Law.

(قطع کلامی)

جناب مسند نشین: ہنہ، سجاد صاحب۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ جناب سپیکر! معزز رکن نے جو نشاندہی کی ہے، صحت سہولت پروگرام کے بارے میں اور ہمارے BHUs اور RHCs کے بارے میں، اور ہماری حکومت کی جو ہے، صحت کی طرف جو حکومت کر رہی ہے، یہ جتنی کوششیں ہو رہی ہیں، سب کو انہوں نے Negate کیا ہے، لیکن ایسی بات نہیں ہے، میں ان کو تسلی دلاتا ہوں کہ ہمارے BHU, RHCs اور اس کے علاوہ ہماری جو Peripheries میں جتنی بھی Health facilities ہیں، سب پہ کام ہو رہا ہے اور سب پہ ہنگامی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے اور میرے خیال میں اگر یہ RHCs اور BHU's جو انہوں نے Mention کئے ہیں کہ وہاں پر کوئی Health facility نہیں ہے، اگر یہ لسٹ ہمیں Provide کر دیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے اطمینان تک اس پہ کام بھی کریں گے اور اس کے علاوہ اگر کوئی Deficiency ہے، وہ بھی پوری کر کے دے دیں گے لیکن اسی طرح ایک General statement دینا کہ تمام RHCs, BHUs میں کام نہیں ہو رہا ہے، میرے خیال میں ناانصافی ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ معزز رکن ہمیں وہ لسٹ Provide کریں اور Specially ان BHU's کی، ان RHC's کی جن پر ان کو یہ خدشہ ہے کہ وہاں پر کوئی عملہ نہیں ہوتا یا کوئی سٹاف نہیں ہوتا یا میڈیسن نہیں ہوتی، ہمارے نوٹس میں ایسا کوئی BHU اور RHC نہیں ہے جہاں پر عملہ نہ ہو یا پھر وہاں پر ہم نے میڈیسن Provide نہ کی ہو یا پھر وہ ہماری توجہ اور نوٹس میں نہ ہو، تو بہر حال پھر بھی ہم تیار ہیں، اگر کوئی ہم اپنے DHOs اور ہمارا اپنا جو IMU staff ہے، ہم ان کو ایک مرتبہ پھر بتا دیتے ہیں اور تمام Health facilities میں جو بھی Peripheries میں ہیں، ان سب کی ہم IMU سے بھی رپورٹ منگوا کر ہم معزز رکن کے ساتھ Share بھی کریں گے اور بہتر یہ ہے کہ ہمارے ساتھ یہ ایک میٹنگ بھی کر لیں اور ہمیں ادھر سے مزید معلومات بھی دے دیں، جہاں جہاں پر کمی کوتاہیاں ہیں اور وہ ہم پوری کر دیں گے۔ دوسری بات جو صحت سہولت پروگرام کے بارے میں کی ہے، یہ ایک بہت اچھا پروگرام ہے اور اس کو نگران حکومت نے تھوڑا

ساچھیڑا بھی تھا، بلکہ اس کو انہوں نے بند کرنے کی کوشش کی تھی، بہت اچھا پروگرام ہے، کمی بیشیاں ہیں اور ان کو ہم Rectify کر رہے ہیں اور جس طریقے سے آپ نے Point out کیا ہے کہ وہاں پر مریضوں کا علاج نہیں ہوتا اور وہاں پر ان کے اکاؤنٹ سے پیسے کٹ جاتے ہیں، ایسے ہاسپیٹلز کی نشاندہی کی جا رہی ہے، آپ کو Recently پتہ ہوگا کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں اسی بنیاد پہ کچھ ہاسپیٹلز کو De-panel بھی کیا جا چکا ہے جو کہ اسی طرح اس میں کچھ Discrepancies نوٹس کی گئی ہیں کہ ایسے مریض آئے تھے جن کی proper Treatment نہیں کی گئی تھی، تو اسی بنیاد پر بھی ان کو De-panel کر دیا گیا، بہت Strict نظام ہے، بہت Vigilant ہے صحت سہولت پروگرام کے بارے میں، حکومت بھی، اور اس کے علاوہ سٹیٹ لائف جو ان کو Run کر رہا ہے اور وہ بھی بہت زیادہ اس پہ ایک Vigilance رکھ رہا ہے تاکہ ایسی کوئی بات نہ ہو جائے کہ مریض کے اکاؤنٹ سے پیسے بھی کٹ جائیں، مریض کا علاج بھی نہ ہو اور جہاں تک Trauma center کی بات کی آپ نے، کہ وہاں پر Capacity کم ہے تو Trauma center آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے ڈیرہ اسماعیل خان میں جو دوسرے ہاسپیٹلز ہیں، چونکہ یہ Trauma center پہ بہت زیادہ بوجھ بنا ہوا ہے، یہ جو آپ جس Location کی بات کر رہے ہیں، لیکن یہ ہے کہ ہم نے اس کے بدلے دوسری جگہوں پہ، دوسرے ہاسپیٹلز، ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل ہے، زنانہ ہاسپیٹل ہے اور اس کے علاوہ جو دوسرا ٹیچنگ ہاسپیٹل ہے، اس پہ ہم نے بہت زیادہ Capacity بڑھا دی ہے، وہ اسی وجہ سے بڑھا دی ہے تاکہ اس پہ بوجھ کم ہو جائے اور یہاں پر Space کا بھی مسئلہ ہے، ہم کہتے ہیں کہ زیادہ لوگ اس طرف Divert ہو جائیں، تو اس جگہ پہ اور جہاں پر اس Capacity کی بات کر رہے ہیں، اس پہ میں منسٹر صاحب کو بتا دوں گا، ہیلتھ منسٹر صاحب کو اور ہم دیکھ لیتے ہیں، اگر اس میں کوئی گنجائش ہوئی تو اس کے لئے بھی ہم پھر سے نئی وہ بنا کر، Proposal بنا کر اس کو Consider کر لیں گے کہ اس پہ ہم کیا کیا کر سکتے ہیں اور ہم معززرکن کے ساتھ اس کو Share بھی کریں گے اور جہاں تک ڈاکٹرز کا تعلق ہے، ڈاکٹرز تو ابھی ایک نیا پراجیکٹ Introduce کرا رہے ہیں کہ جہاں پر Contingency میں Locally اگر ہم ڈاکٹرز Recruit کر سکتے ہوں تو پھر ان شاء اللہ وہ بھی ہم کریں گے اور وہ Proposal بھی معززارکان کے ساتھ ہم Share کر لیں گے کہ جس جس علاقے میں ڈاکٹرز Available ہیں، Specially consultants available ہیں تو ان Consultants کو اپنے ہی علاقوں میں ہم Recruit کر کے یا ان کو ایڈہاک پہ لے کر اور ہاسپیٹلز کو ان سے Function کرالیں۔

جناب مسند نشین: ایم پی اے صاحب، انہوں نے Assurance دی ہے، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، ان کے ساتھ، تقریر نہ کریں، جی جی، چلو۔

جناب احسان اللہ خان: شکریہ جناب سپیکر! میں میجر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تفصیلاً بیان کیا، ہم حکومت کی ہر اچھی کاوش کو سراہیں گے ان شاء اللہ اور سراہتے ہیں، صحت کارڈ No doubt ایک بہت اچھا پراجیکٹ ہے غریبوں کے لئے، لیکن ہم اس میں جو Mis-management ہے، میں نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو اس میں کوتاہیاں ہو رہی ہیں، وہ یقیناً، مطلب ہے آپ کی طرف سے غالباً نہیں ہوں گی، وہ جو ادھر ڈاکٹرز ہیں یا جو ادھر عملہ ہے یا جو بورڈ ہے، MTI ہے، ان کی طرف سے جو غفلت برتی جا رہی ہے، میں نے اس کی طرف نشاندہی کی ہے اور میں نے اسی کی جانب آپ سے ریکویسٹ کی ہے کہ اس کو آپ بہتر کریں، اس کی Management کو۔ اور دوسرا، جو دوائیوں کی بات کی، جس کے لئے توجہ دلاؤ نوٹس تھا جناب سپیکر، یہ ویکسین نہ ہونے کی وجہ سے اس دن دو بچے وفات پا گئے تھے، سانپ کے کاٹنے کی جو ویکسین ہے، اور مجھے اس سے پہلے بتایا گیا تھا، دو دن پہلے (DG (Health کی جانب سے بھی اور ہمارے DHO Sahib کی جانب سے کہ ہمارے پاس وہاں پر پندرہ Vials پڑی ہیں درابن ہاسپیٹل میں، لیکن بد قسمتی سے جب یہ واقعہ پیش ہو گیا تو اس کے بعد مجھے کہا گیا کہ ہاں Vials تو موجود تھیں لیکن ہمارے پاس وہ Testing facility نہیں ہے کہ ہم پہلے ٹیسٹ کریں کہ آیا اس کو ویکسین کی ضرورت ہے یا نہیں ہے؟

جناب مسند نشین: آپ بس بیٹھ جائیں، منسٹر کے ساتھ بیٹھ جائیں تو Problem solve ہو جائے گا۔

جناب احسان اللہ خان: جی، تو میری یہی ریکویسٹ ہو گی کہ اس کی طرف توجہ دیں، یہ وہاں پر صرف اور صرف Mis-management کی وجہ ہے، حالانکہ وہاں پر فنڈز بھی دیئے جا رہے ہیں ہیلتھ کو، جو ڈاکٹرز ہیں یا جو Mis-management ہے۔ ان کی طرف سے Mis-management کی وجہ سے یہ سارے ہیلتھ کے ایشوز Create ہوتے ہیں اور خصوصاً وہاں پر جو میڈیسن کی Procurement ہوتی ہے، اگر آپ اس کو چیک کریں، حالانکہ وہاں پر فنڈز ایشو ہوتے ہیں حکومت کی طرف سے میڈیسن کے لئے، لیکن وہاں پر جو چونکہ صحیح طریقے سے Procure نہیں کی جاتی، تو میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اس کے اوپر Check and balance رکھیں اور اس کی Mis-management کو بہتر کریں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you, thank you. Call attention number, call attention, Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his call attention No. 72, in the House.

جناب عدنان خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ چیرمین صاحب، ما دا کال اټینشن یو دوه پیرې جمع کړو او ډیره مهربانی تاسو ماله موقع هم راکړه خو زمونږه جی غرض دا وی چې مونږه دغه کوم مسائل دی چې هغه په Floor of the House باندې راولو او هغه Redressal د پاره، مونږه په چا باندې تنقید نه کوؤ، زمونږه غرض دا نه دے چې مونږ د چا دل آزاری اوکړو جی۔ په دې کال اټینشن کښې ما دا تپوس کړے وو Regarding CTD department، دا جی په دېکښې تاسو که پړهاؤ کړئ دا، چې زه اوس پړهاومه، په دېکښې د ADs او د Staff Analyst د دوئ د ټریننګ خبره شوې وه او بل په دېکښې د Appointment خبره شوې وه، نو ما سره جی مکمل ریکارډ پروت دے، ما په CTD باندې ډیر کار کړے دے، په دې ډیپارټمنټ باندې، ما ریکارډ هم راوړے دے د ځان سره۔ په دېکښې جی داسې شوې ده CTD department د پولیس Under جوړ شوے دے، هغې کښې جی بار بار په نیشنل اسمبلئ کښې په دې باندې ډیبیټ شوے وو او پرائم منسټر صاحب چې کوم Central Apex Committee ده، په هغې کښې په دې باندې Decision واغستے شو چې دا څومره هم دا Counter Terrorism Departments دی چې دغه که په KP کښې دی، که په بلوچستان کښې دی، که په سندھ کښې دی، چې دا به مونږه د پنجاب په طرز باندې فعالوؤ، د هغې په طرز باندې به دا Update کوؤ، نو په دې باندې دا دوه درې کاله اووتل خو هیڅ عمل نه کیږی۔ دلته کښې جی مونږه خبره چې کوؤ، دا د دې پارلیمان خبره به کوؤ او دلته کښې زما دا ورونړه، ګورنمنټ کښې چې کوم کیبنټ دے، د هغوی د عزت خبره به جی کومه ځکه چې په تیر ګورنمنټ کښې په دې باندې باقاعده فنانس نه د پوسټونو Creation شوے دے، چار سو پچاس (450) پوسټونه جی Create شول د Merged areas د پاره، او سات سو پچاس (750) جی باقاعده ما سره لیټرې پرتې دی، کیبینټ Decision جی اوشو فنانس ډیپارټمنټ Creation اوکړو د هغې پوسټونو والا، بیا جی راشئی په هغې باندې نور Decisions چې زه درته

بیانومه، په هغې باندې ډیره ټائم لګی، بیا په هغې باندې اشتهار اولګیدلو جی، د اشتهار کاپی جی ما سره پرته ده، دا اشتهار جی لګیدلے دے په 13 مئی ،نه Sorry, 13 May to 8 June, 2023 د 13 مئی نه تر 8 جون پورې د ETEA په Through باندې د چار سو پچاس (450) پوسټونو والا چې کوم د Merged areas سره تعلق ساتی، هغې والا اشتهار اولګیدو، په هغې باندې جی د قبائلو خلقو دوه کروړه روپئی فیسونه جمع کړل، په هغې باندې Test conduct شو، ټول Proper procedure adopt شو، ټیسټ ورباندې اوشو، د هغې ریزلټ رااوتلو خو انټرویو ورباندې Conduct نه شوه، د ډیپارټمنټ طرف نه جی دا خبره کیږی چې Nomenclature مسئله ده، دا جی ډیر غټ Fault دے چې Nomenclature مسئله ده، نو دا ډیپارټمنټ اوده پروت وو، تر نن تاریخه پورې دا د 2023 خبره جی زه کومه دا قبائل دا د پوسټونو نه هغه شو، پوسټونه شو ورته ملاؤ، د دوئ پیسې ضائع شوې او دوئ Overage شول، دوئ Overage کیږی دا Students، بیا جی 750 پوسټونه د فنانس نه Create شوی دی او دلته کښې د هغې اشتهار دوئ نه لګوی، نو Nomenclature مسئله خو که تاسره راغلې ده، نو تاته دوه درې کاله پس دغه راغی نو زه به دا اووائیمه چې ماته د حکومت د طرف نه، د دوئ نه د CTD department نه تپوس اوشی چې Nomenclature کښې فرق تاته راغلے دے، په هغې باندې تا تراوسه پورې څومره کار کړے دے، تر نن تاریخه پورې تا په هغې باندې څومره کار کړے دے؟ ګوره جی زما ماشومان یو طرف ته بې روزګاری ده، بل طرف ته مونږه د جنګ په حالت کښې یو، دهشت ګردی ده، یو طرف ته جی مونږه دې مسئلې سره مخامخ یو، په دې باندې جی څوک عمل نه کوی، دا Fault جی دا ستاسو د ګورنمنټ زه نه وایمه چې دا د ګورنمنټ Fault دے، زما د کیبنټ د Approval دا توهین کیږی روان دے جی، دا کیبنټ جی Approval ورکړے دے، باقاعده فنانس ډیپارټمنټ Creation کړے دے او عمل نه کوی۔ بیا جی زه راشمه زمونږه جی د بنوں "امن پاسون" اوشو، هغې کښې Apex committee ته مونږه جی راغلو، زه په هغې کښې موجود وومه، زمونږه د وزیر اعلیٰ صاحب په سربراهئ کښې مونږه سره دا Commitment اوشو چې بالکل CTD به مونږه فعال کوؤ،

مونږه جی دا وایو چې اوس زما په علاقه کښې زمونږه هرې علاقې سره د خپل کلی وطن خلق اشنا وی، د بل علاقې والا خلق هغوی سره اشنا نه وی، نو مونږه جی دا کال اټینشن مې ځکه راوړے دے چې په دې باندې جی دوئ عمل نه کوی، زه به ګورنمنټ ته هم دا ریکویسټ اوکړمه، ستاسو د Chair نه جی دا ریکویسټ کومه چې لږ په دې باندې Proper scrutiny اوشی، دا که تاسو کمیټئ ته Refer کړئ خو په دې باندې زه د ګورنمنټ ساته ورکومه ځکه چې دا د کیبینټApproval والا Creation شوے دے او په دې باندې جی عمل نه کیږی نو ځکه زمونږه نن په دې صوبه کښې حالات ورځ په ورځ خرابیږی، دا زمونږه په دې خبرو، په دې فیصلو باندې چې زمونږه کیبنټ فیصلې اوکړی او په هغې باندې دوئ عمل نه کوی نو دا ولې نه کوی؟ پکار دا ده چې مونږه په دې باندې ښه غور و بچار اوکړو او دې ته کښینو چې څوک په دېکښې ملوث دی او چا په دې باندې عمل نه دے کړے، چې د هغوی خلاف څه Action جی واخلو، ستاسو Chair ته مې جی دا ریکویسټ دے او منسټر صاحب نه مې دا ریکویسټ دے چې دېکښې جی مونږه ته دا خبرې رامخامخ دی۔ مهربانی جی۔

Mr. Chairman: Ji, Minister for Law.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! بالکل یہ جو CTD میں Posts creation ہوئی تھی، Initial اس کی Sanction بھی ہوئی تھی، فنانس سے 2020 میں اور ETEA کی Advertisement سارا کچھ بالکل As it is، جس طرح ہمارے عدنان صاحب نے فرمایا، لیکن اس کے بعد ان بھرتیوں کو روک دیا گیا۔ وجہ یہ تھی کہ جو Nomenclature انہوں نے دیا تھا، ان پوسٹوں کو Field Operator اور Junior Field Operator اور اس کے ساتھ ساتھ Senior Field Operator، تو جناب سپیکر! اس میں اس طرح ہے کہ انہوں نے تو Initially اسی کا سہارا لیا کہ اس میں Nomenclature غلط ہے اور یہ تھا بھی اسی طرح، کیونکہ Police Rules, 1934 اور Police Act, 2017 جو ہے، اس میں جو Section-7 ہے وہ بڑا Clear ہے، اس میں اس طرح کا Nomenclature کہیں بھی نہیں ہے، تو ایک تو جو پولیس کی طرف سے لیٹر لکھا گیا تھا، اس میں یہ بڑا Clear ہے کہ اس کا Nomenclature بھی Change کردیں اور ساتھ ساتھ یہ سفارشات بھی کی گئی تھیں، کیونکہ Initial appointment جو

ہے، اس طرح Nature of duty جس طرح پولیس کا ہوتا ہے جو کہ Prevention or detention of crime ہوتا ہے یا خاص طور پر جو CTD کا جو Terrorism کو Fight کرتا ہے اور Counter کرتا ہے تو اس پر اعتراضات اٹھائے گئے تھے کہ اس میں Initial appointment کی بجائے جو ہمارے ساتھ Experienced officers ہوتے ہیں، ان کی By deputation یہاں پر Appointment کی جائے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا، لیکن میں عدنان صاحب کی بات Second کرونگا کہ یہ لیٹر جو ہے وہ بھی کافی ٹائم اس کے اوپر ہوا ہے، لیکن ابھی تک اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا، 2023 کا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب تک اگر اس کی Initial appointment بھی ہو چکی ہوتی تو ان کا خاطر خواہ، ان کی ٹریننگ ہو چکی ہوتی، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر اس کو آپ کمیٹی Refer کرتے ہیں اور اس پر ادھر Due deliberation کے ساتھ کوئی فیصلہ ہو جاتا ہے تو کوئی اعتراض نہیں ہے جی۔

جناب مسند نشین: عدنان خان، اوس پرې څه ته نورې خبرې کوې، کمیټۍ کښې به پرې اوکړې بنه ډیرې خبرې، اؤ کمیټئی ته ئے استوؤ کنه، د Yes آواز به تیز کوئ۔ اوس،

The motion before the House is that the call attention No. 72, by the honorable Member, may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The call attention notice is referred to the Standing Committee. Item No. 08: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Overseas Pakistanis Commission Bill, 2024, in the House.

څه اودریږه دا پیش کړی۔

نکتہ اعتراض

جناب احمد کنڈی: یہ چیزیں جو ہو رہی ہیں، تو گزارش یہ ہے سپیکر صاحب، ہمارا یہ ہاؤس جو ہے یہ Constitution کے مطابق چلتا ہے Constitution is the supreme law، ابھی صوبائی حکومت کی Strength میں اضافہ ہوا ہے، انہوں نے مزمل اسلم صاحب کا Notification کیا ہے As a Minister، کیبنٹ کی جو Strength ہے، جو میرے پاس یہاں پہ Detail ہے، وہ Seventeen بنتی ہے، یہ بڑا اہم ایشو ہے، سپیکر صاحب، یہ مذاق نہیں ہے یا کوئی یہاں پہ کوئی مغلیہ بادشاہ کا دور نہیں ہے

کہ بس ایسے ہو جائیں گے سب کچھ، Under Article 130, clause (6), the total strength of the cabinet shall not exceed fifteen، اگر آپ نکال لیں تو بڑا آسان ہو جائے گا آپ کے لئے بھی، میرے لئے بھی، ان سب کے لئے بھی، سر۔ وہ کہتے ہیں The total strength of the cabinet shall not exceed fifteen members or eleven percent of the Provincial Assembly whichever is higher، یہ تمام صوبائی اسمبلیوں کے لئے لاگو ہے، Including Khyber Pakhtunkhwa آپ کا، Fifteen تو Fix ہے، یہ Minimum bench mark ہے، انہوں نے کہا ہے Eleven percent of the Provincial Assembly اگر آپ نکالیں، ایک سو پینتالیس (145) کا ہاؤس ہے، میری Mathematics کے مطابق وہ سولہ بنتے ہیں، They are seventeen آپ مجھے بتائیں، ان میں سے ایک منسٹر غیر قانونی، غیر آئینی ہے، میں یہ گستاخی نہیں کرتا کہ آفتاب صاحب غیر قانونی ہے یا ارشد ایوب صاحب غیر قانونی ہے، یہ انہوں نے خود نے فیصلہ کرنا ہے لیکن یہ مغلیہ دور نہیں ہے، شاہی آرڈر کے Through اسمبلیاں نہیں چلیں گی، AG ایڈوکیٹ جنرل کو بلائیں، ایک منسٹر کا استعفیٰ لے کر آئیں اور پھر ہاؤس کو چلائیں Otherwise these all proceedings are unconstitutional, illegal مطلب ہے یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے، سپیکر صاحب! ایک صوبائی حکومت میں تو بار بار کہہ رہا ہوں یہ ستو پی کر سوئے ہوئے ہیں، ان کو اتنا احساس نہیں ہے کہ آئین میں ایک چیز دی گئی ہے، اس کے اوپر کس طریقے سے عمل درآمد ہوتا ہے اور اگر ان کا یہ خیال ہے کہ جو ہم یہاں پہ سوئے ہوئے ہونگے اور ان چیزوں کے اوپر ہماری نظر نہیں ہو گی تو یہ ان کی غلط فہمی ہے اور کال اٹینشن بھی میں نے جمع کیا ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی کنڈی صاحب! وایہ کنہ۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، میری گزارش Simple ہے، دیکھیں آپ Chair پہ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ Constitution میں کوئی ابہام ہے Fifteen is the minimum score and eleven percent of the Provincial Assembly is the higher bench mark for the total strength of the cabinet، ان کی کیبنٹ سترہ رکنی ہے، سولہ تک یہ کر سکتے ہیں جو Constitution اجازت دیتا ہے، یہ ہاؤس یا یہ صوبہ آپ کی اور میری خواہش پہ نہیں چلے گا، یہ اس Green book کے مطابق چلے گا سپیکر صاحب، آپ کی ذمہ داری ہے، آپ اس ہاؤس کے

Custodian ہیں،Ruling دیں، سترہ رکنی کابینہ قابل قبول نہیں، سولہ رکنی قانون اور آئین کے مطابق ہے، وہ یہ کریں، اگر یہ فنانس ایڈوائزر کو وزیر بنانا چاہتے ہیں، اچھی بات ہے کیونکہ NFC میں یہ تو میں پہلے دن سے کہہ رہا تھا، NFC میں آپ کا ایڈوائزر کوئی نہیں چھوڑے گا، خیبر پختونخوا کو نقصان ہو گا، آپ کے فنانس کا جو ایڈوائزر ہے، اس کو آپ نے وزیر بنادیا ہے That's good thing، NFC میں بیٹھے گا، CCI میں بیٹھے گا، Otherwise تو اس کو اسلام آباد میں کوئی نہیں میٹنگ میں بیٹھنے دے گا، لیکن آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں، یہ اس طرح غیر آئینی، غیر قانونی باتیں ہم آپ کے ساتھ Accept نہیں کریں گے اور اس Strength کو آپ باقاعدہ Ruling دیں جو یہ ہاؤس روکے، کیونکہ جو بھی ہم کام کر رہے ہیں یہ غیر آئینی ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Ji, Minister Sahib, ji Minister Sahib, please respond, Minister for law.

وزیر قانون: جناب سپیکر! اس کے اوپر AG Sahib سے بھی مشورہ لیتے ہیں، بالکل انہوں نے فرمایا ہے ان کے Notification کے مطابق ہم Seventeen بنتے ہیں اور ان کی وہ بات بھی بجا ہے کہ Article 130, sub-clause (5) جو ہے-----

جناب مسند نشین: Six ہے۔

وزیر قانون: وہ بڑا Clear ہے Of the Constitution of the Pakistan کہ Eleven percent of the total strength of the Assembly or fifteen percent, whichever is higher تو اس کے اوپر مشاورت کرتے ہیں، ان کے نوٹس میں یہ بات لاتے ہیں، ان شاء اللہ اس کو Resolve کیا جائے گا اور آئین کے مطابق کیا جائے گا۔

جناب مسند نشین: جی جی، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس کی تفصیل دیکھتے ہیں جی، اگر فرض کیا اس میں ان کا Notification اور Status کے مطابق پھر اس پہ کوئی فیصلہ لائیں گے جی۔

جناب مسند نشین: اچھا جی، جی عثمان خان۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب، کنڈی صاحب نے بہت اہم ایک نکتہ اٹھایا ہے اور اس میں، چونکہ وزیر صاحب نے خود یہ کہا ہے کہ اس میں ہم Follow up اور Investigation کریں گے، اس وقت تک جب نہیں ہوتا ہے تو یہ Constitution کے مطابق کوئی بھی آرڈر یا Directive پاس نہیں کر

سکتے ہیں، تو یہ Approval آپ لیں، اس ٹائم تک جو بھی ہو گا وہ Constitutional ہو گا، تب تک جب تک یہ Clarification نہیں آتی ہے ہاؤس کو یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ اس پر یہ روکیں یا پھر اس Strength کو واپس Fifteen پر لے جائیں۔

جناب مسند نشین: اس کا، اس کا ذرا مجھے یہ بتادیں کہ ہاؤس پہ کوئی فرق پڑتا ہے۔

ارباب محمد عثمان خان: ہاؤس پہ نہیں Cabinet decision پہ فرق پڑتا ہے۔

جناب مسند نشین: کیبینٹ پہ پڑتا ہے ناں۔

ارباب محمد عثمان خان: Cabinet decision پہ۔

جناب مسند نشین: یہاں پہ تو کوئی۔

Arbab Muhammad Usman Khan: House makes the Constitution and directives for that…..

جناب مسند نشین: اب جی، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، دیکھیں جب تک Ministerial post کا حلف نہیں اٹھایا جاتا، میرے خیال میں وہ Incomplete رہتا ہے تو جس طرح Constitution یا Unconstitutionality کی بات کی گئی تو میرے خیال میں میرے فاضل دوستوں سے یہی ریکویسٹ ہو گی کہ اس ملک میں باقی بھی کافی Unconstitutional کام ہوئے ہیں، تو کیا آپ لوگوں نے کہیں پہ آواز بلند کی ہے؟ (تالیاں) اس ملک میں نوے (90) دن میں الیکشنز ہونے تھے، وہ تیرہ مہینے کے بعد جا کر ہوئے ہیں، تو کبھی تو آپ کے منہ سے وہ نہیں سنا کہ وہ Unconstitutional ہوا ہے، کبھی آپ کے منہ سے وہ نہیں سنا کہ مطلب اس ملک میں فارم سینتالیس کے اوپر حکومتیں بنائی گئیں، اس کو Condemn تک کیا گیا؟ بہت شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: جی کنڈی صاحب، کنڈی صاحب کو، کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش یہ ہے، آپ کا بڑا بہترین سوال تھا کہ اسمبلی دیکھیں ہمیں کون جوابدہ ہے Provincial cabinet is answerable to this House دیکھیں ابھی کیبینٹ کی جو اپنی Identity ہے وہ Question mark ہے، اب مجھے پتہ نہیں ہے کہ آفتاب صاحب Resign کریں گے، ارشد ایوب صاحب کریں گے، کیونکہ Resign تو ہے سر، دیکھیں آپ خود سمجھتے ہیں، آپ Law knowing person ہیں، آپ کے نیچے سٹاف بیٹھا ہوا ہے، بلکہ میں نے تو آپ کو کہا ہے AG Sahib کو آپ بلائیں، آپ ایک قدم آگے نہیں جا سکتے، جب تک آپ کے پاس ایک بندے

کا استعفیٰ نہیں آئے گا یہ کیا انکوائری کریں گے، کیا Investigation کریں گے؟ ان کو اتنا پتہ نہیں ہے، یہ ان کی Website ہے، اس کے اوپر Seventeen لوگ آچکے ہیں، یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے، اگر کل کسی نے غلط استعمال کیا ہے آئین کا، تو اس کے لئے کیا آپ جواز بنا رہے ہیں کہ آپ بھی غلط کام کریں گے؟ ہم تو یہ نہیں کرنے دیں گے، کم از کم آفتاب صاحب سے ہمیں یہ توقع نہیں ہے، یہ خود Lawyer ہیں، اس طرح کی بات ان کو زیب نہیں دیتی، اگر کل کسی نے غیر آئینی کام کیا ہے تو وہ اس کے لئے جواز نہیں ہے کہ آج کوئی غیر آئینی کام کرے گا، یہ ہاؤس کی Proceedings کے اوپر Question mark ہے کیونکہ ایک منسٹر جو ہے وہ Unconstitutional ہے اور وہ کون ہے؟ اس کا ابھی تک پتہ نہیں ہے۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی تاج محمد صاحب، تاج محمد خان، مائیک On کر دیں، جی۔

<u>جناب تاج محمد</u>: شکریہ، چیئر مین صاحب۔ کنڈی صاحب نے ایک اہم پوائنٹ اٹھایا ہے لیکن چیئر مین صاحب! جب تک کوئی منسٹر Oath نہیں اٹھاتا اس وقت تک وہ منسٹر نہیں ہوتا، صرف Notification سے وہ منسٹر نہیں بن جاتا، تو ابھی جو Notification ہوا ہے ہمارے ایڈوائزر صاحب کا، اس نے تو Oath اٹھایا ہی نہیں ہے، اگر وہ Oath اٹھاتے تو پھر یہ مسئلہ بن جاتا، تو اس سے پہلے پہلے، Oath اٹھانے سے پہلے پہلے حکومت اس بارے میں کوئی فیصلہ کرے گی ان شاء اللہ۔

<u>Mr. Chairman</u>: Ji, Minister for Law.

<u>وزیر قانون</u>: نہیں سپیکر صاحب، جس طرح کنڈی صاحب نے فرمایا، بالکل ہم کسی بھی غیر آئینی کام کو نہ Second کرتے ہیں نہ Support کرتے ہیں، اور ہماری پارٹی کا یہی Slogan ہے اور ہمارا منشور بڑا Clear ہے اس حوالے سے، لیکن اس کے صرف نوٹس میں لانا تھا کہ اس ملک میں کافی چیزیں جو ہیں وہ Un-constitutional ہوئی ہیں لیکن بد قسمتی سے آپ کے منہ سے ہم نے Even اس کی Condemnation بھی نہیں سنی۔ جہاں تک تعلق ہے Ministerial status کا تو جناب سپیکر، میں نے آپ کو بڑا واضح کیا کہ ان کو Status ضرور دیا گیا، Notification کا ایشو ہے، وہ ہم مانتے ہیں لیکن اس کے Status کو چیک کرنا پڑے گا تاکہ آیا اس کو صرف Status کی حد تک Ministerial status دیا گیا ہے یا مطلب یہ ایک قانونی نکتہ ہے، اس کی تھوڑی سی Clarity ہم دیکھیں گے، اس کے بعد ہی کوئی ان کو Respond کر سکیں گے۔ اور جہاں تک تعلق ہے اسمبلی کے بزنس کو آگے چلانے کیلئے، تو میرے خیال میں اس کے اوپر، اسمبلی کے اوپر تو کوئی اس کا Impact نہیں آنے والا، نہ آ رہا ہے، تو انہوں نے اسمبلی کے بزنس کے حوالے سے سوال اٹھایا ہے کہ مطلب ہم نہیں چلا سکتے بزنس، تو میرے خیال میں

اس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، ہاں تعلق اس کا کیبنٹ کے ساتھ ضرور ہے لیکن اس کو ہم چیک کریں گے، ان کو صرف Status دیا گیا ہے۔

جناب مسند نشین: Notification ہے؟

وزیر قانون: نہ کہ ان کو منسٹر بنایا گیا، منسٹر تب بنتا ہے جب اپنے آفس کا وہ Oath لیتا ہے جی۔

جناب مسند نشین: Notification آپ لوگوں کے پاس ہے؟

وزیر قانون: ابھی تو یہاں پہ موجود نہیں ہوگا لیکن۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب مشتاق احمد غنی: تھینک یو، مسٹر چیئرمین۔ پہلے تو کنڈی صاحب کو میں مبارک باد دیتا ہوں، آج بڑے اچھے Well dressed ہو کر آئے ہوئے ہیں، He is looking very smart اور I hope کہ He will continue جو بات انہوں نے کی، اس سے ہم تھوڑا سا اختلاف کرتے ہیں، تھوڑا سا نہیں بہت سارا، منسٹرز جو ہوتے ہیں وہ جو Oath لیتے ہیں، وہ منسٹر ہوتے ہیں اور Status equivalent to Minister سی ایم کسی کو بھی دے سکتا ہے یا پرائم منسٹر کسی کو بھی دے سکتا ہے، جیسے وہاں وزیر مملکت کا Status equivalent to the Federal Minister, same is the case here. If someone is Advisor or someone is the Special Assistant جب ان کو ڈیپارٹمنٹ مل جاتا ہے تو Status equivalent to the Provincial Minister یہ سی ایم صاحب کا Prerogative ہے، وہ دے سکتے ہیں، اس میں کوئی Legal lacuna نہیں ہے، صرف آپ اس کو وزیر نہیں کہہ سکتے Because کہ وہ Oath نہیں ہوتا، Oath وزیر کیلئے Must ہے لیکن ایڈوائزر کیلئے یا سپیشل اسسٹنٹ کیلئے Oath must نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹ جب مل گیا، اگر سی ایم چاہتے ہیں کہ بھئی! ان کا Status equivalent to صوبائی وزیر ہو تو وہ دیا جا سکتا ہے۔ تھینک یو سر۔

جناب مسند نشین: کنڈی صاحب! وہ Notification آیا ہے کہ جی آپ کہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، پہلے تاج صاحب نے بات کی اور پھر مشتاق غنی صاحب نے بات کی، آفتاب صاحب نے بات کی، میں آپ کو صرف دو چیزیں، اگر آپ Constitution کے آرٹیکل نکال دیں تو Clarity ہو جائے گی، یہ بڑا منفرد کیس ہے۔ سر، اصل میں الیکٹڈ بندہ اگر نہ ہو تو وہ منسٹر صرف چھ مہینے کیلئے بن سکتا ہے اور ان کا Notification میں، اگر آپ دیکھیں، مزمل اسلم کا جو ہوا ہے، وہ Under Article 130 clause (9) کے نیچے ہوا ہے، Article 130 clause (9) کہتا ہے کہ اگر آپ

اس کو پڑھ لیں توUn-electedبندہ وہ چھ مہینے کیلئے چیف منسٹر یاوہ اس کو کر سکتا ہے، طریقہ کار کیا ہوتا ہے اس کیلئے؟ سپیکر صاحب! اس کیلئے طریقہ یہ ہوتا ہے، یہ سمری جاتی ہے گورنر کے پاس، وہOath لیتے پھر یہ Notificationہوتا، انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے پہلے نماز پڑھی ہے، بعد میں وضو کر رہے ہیں، مطلب جو بھی کام یہ کرتے ہیں، ہمیشہ اللہ کے فضل سے وہ الٹا ہوتا ہے اور جو تاج صاحب نے بات کی ہے، For just information، اگر وہArticle 132 کی(2) Clause پڑھ لیں، وہ پراونشل منسٹر کا باقاعدہ، جب آپBefore entering upon the officeکی بات کرتے ہیں، آپ کوOathکی ضرورت پڑتی ہے، ہم تو یہ کہتے ہیں، چیف منسٹر صاحب نے جو Notification کیا ہے، یہ بھی Unconstitutional ہے، اس کو آپ واپس لیں، یہ پہلے Oath لیں گے پھر اس کے بعد Notificationہوگا، یہillegal Notificationہے اورUn-constitutionalہے اور باقاعدہ اگر آپ ابھی خیبر پختونخوا کیWebsite پہ آئیں ناں آفتاب صاحب، تو ابھی چیک کریں گے، آپ خیبر پختونخوا کیWebsite کھولیں، اس میںSeventeenمنسٹر آچکے ہیں، براجمان ہیں باقاعدہ، اور ان کے جوNotificationsہیں، اس میں وہ بھی آچکے ہیں،(9) Article 130 clause۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کنڈی صاحب! آپ اگر یہ Notification ذرا پڑھ لیں، چھ ماہ ان کا Notificationنوٹی فکیشن ہوا ہے۔

"Even No. Dated 06th March, 2024.

In exercise of the powers conferred under clause 9 of Article 130 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhawa is pleased to grant the status of Provincial Minister to Mr. Muzammil Aslam, Advisor to Chief Minister on Finance with immediate effect."

<u>جناب احمد کنڈی</u>: بالکل۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ان کوStatusدیا ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر! میری گزارش سنیں، یہ ان کا جو شاہی فرمان ہے ناں، آپ Article 130 clause (9)کو پڑھیں Constitutionکا جوReferenceدیا گیا ہے، Constitution is the supreme۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آپ اس کے ساتھ Article 130 کے ساتھ 132 ذرا آپ پڑھ لیں۔

جناب احمد کنڈی: Status نہیں دیا گیا He is the Provincial، سر، پہلے جس کے نیچے اس کا Notification ہوا ہے وہ پڑھ لیں (9) 130 کو (9) Article 130 clause کو آپ پڑھ لیں، وہ کہتے ہیں "A Minister" لفظ Use کرتا ہے، Status کی بات نہیں کرتا "Minister"، یہ Constitution کہتا ہے:

"A Minister who for any period of six consecutive months is not a member of the Provincial Assembly shall, at the expiration of that period, cease to be a Minister and shall not before the dissolution of that Assembly be again appointed a Minister unless he is elected a member of that Assembly".

جناب مسند نشین: اب ذرا اس کے ساتھ Article 132 بھی پڑھ لیں، اس کی (2) Sub-clause۔

جناب احمد کنڈی: وہ کہتا ہے سر!

"Before entering upon office, a Provincial Minister shall make before the Governor oath in the form set out in the Third Schedule".

آپ گزارش سنیں، بالکل آپ کی بات سے مجھے اتفاق ہے، میرا بھی یہی مؤقف ہے، یہ جو Notification ہوا ہے، اس کو Reverse کریں، یہ Un-constitutional ہے، پہلے وہ سمری آتی ہے جس طرح فخر جہان صاحب کا ہوا ہے، فخر جہان صاحب منسٹر بنے ہیں، ابھی دو دن پہلے، چار دن پہلے ہی بنے ہیں، ان کی سمری آئی ہے، گورنر نے Approve کی ہے، باقاعدہ ان کا حلف ہوا ہے، اس کے بعد اس کا Notification ہوا ہے۔ سر، کہنے کا مقصد یہ ہے یہ Notification یہ نہیں کر سکتے ہیں اس طرح۔

جناب مسند نشین: نہیں، اس کی سمری آئی ہوئی ہے، گورنر کے پاس گئی تھی۔

جناب احمد کنڈی: سر، آپ جانیں اور گورنر۔

جناب مسند نشین: نہیں گئی، گورنر کے پاس سمری نہیں گئی۔

جناب احمد کنڈی: سر، کہنے کا مقصد یہ ہے یہ (9) Article 130 clause کا ذکر کر رہے ہیں، آپ کس طرح کی بات کر رہے ہیں سر، Constitution کا ذکر کر رہے ہیں، وہ منسٹر بنا رہے ہیں، Un-elected بندے کو چھ مہینے کیلئے، چیف منسٹر، اس کا Procedure یہ ہوگا، وہ سمری جائے گی۔

جناب مسند نشین: Oath نہیں اٹھائے گا وہ؟

جناب احمد کنڈی: جی سر۔

جناب مسند نشین: Oath نہیں اٹھائے گا وہ؟

جناب احمد کنڈی: وہ Oath اٹھائے گا۔

جناب مسند نشین: جب Oath ہی نہیں اٹھایا ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، دیکھیں، میری گزارش سنیں، یہ مذاق کی باتیں نہیں ہیں سر، Notification چیف منسٹر نے کیا ہوا ہے ایک منسٹر کا، تعداد ہو گئی ہے سترہ، یہ آپ کی Website پہ، خیبر پختونخوا کی Official website پہ Seventeen ہے، یا تو یہ ابھی Principally کہہ دیں، ہم ابھی Resign کرواتے ہیں یا Reverse کرواتے ہیں، سر، بات یہ ہے، اگر آپ پہلے نماز پڑھیں اور بعد میں وضو کریں تو؟ Is it acceptable ہر چیز کا طریقہ کار ہے سر، اس طرح نہ کریں، یہ جتنی بھی چیزیں کر رہے ہیں، یہ اکثر ہم ذکر کرتے ہیں یہ غیر قانونی کر رہے ہیں، غیر آئینی ہیں، یہ کیوں Notification کر رہے ہیں؟ منسٹر کا (9) Article-130 clause کے نیچے یہ کر سکتے ہیں Un-elected بندے کو، لیکن This is not the way۔

جناب مسند نشین: کر سکتے ہیں لیکن جب Oath اٹھالیں تب ہی اس کا وہ۔

جناب احمد کنڈی: سر، Notification نہیں ہو سکتا منسٹر کا، میں گزارش کر رہا ہوں، میری بات آپ سمجھیں، یہ پہلے Notification کر رہے ہیں پھر بعد میں Oath لے رہے ہیں۔

جناب مسند نشین: Oath لے لیں، اس کے بعد پھر ٹھیک ہے، آپ کی بات، پوائنٹ صحیح ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش سنیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔

جناب مسند نشین: Oath سے پہلے تو میرے خیال میں۔

جناب احمد کنڈی: آپ Ruling دے دیں تاکہ آپ کی Ruling تاریخ کا حصہ بنے، تاکہ کل آنے والے لوگ کہیں کہ Chair پہ ایک بندہ بیٹھا تھا، ایک Notification ہوا تھا، آپ کہہ دیں یہ Legal ہے، میں بیٹھ جاتا ہوں، ابھی بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب مسند نشین: دیکھیں، جب Oath لے لیں ناں، وہی بات بنتی ہے، کوئسچن بنتا ہے، اس سے پہلے نہیں بنتا کوئسچن۔

جناب احمد کنڈی: مجھے یہ بتائیں، پہلے Oath ہوتا ہے یا پہلے Notification ہوتا ہے؟ مجھے یہ بتائیں۔

جناب مسند نشین: جی؟

جناب احمد کنڈی: پہلے Oath ہوتا ہے یا پہلے Notification ہوتا ہے؟

جناب مسند نشین: پہلے Notification بعد میں Oath۔

جناب احمد کنڈی: سر!

جناب مسند نشین: لیکن جب Oath لے لیں ناں۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش سنیں، میری گزارش سنیں، یہ Constitutional matter بن چکا ہے، Seventeen کی تعداد آپ Notify نہیں کر سکتے، سر، نہیں کر سکتے، Seventeen تعداد آپ نے کر دی ہے، آپ اس کو نہیں کر سکتے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے آپ کی، آپ کی بات، آپ کی بات نوٹ ہو گئی، منسٹر نے Assurance دی ہے جب Oath۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: کیا Assurance دی ہے، ٹھیک ہے Assurance دے دیں۔

جناب مسند نشین: Oath تو نہیں لیا ابھی تک ناں۔

جناب احمد کنڈی: سر! وہ آپ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

جناب مسند نشین: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب احمد کنڈی: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں، ہم نے Status دیا ہے Oath لینا ہی نہیں چاہتے یہ لوگ۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر صاحب۔

جناب احمد کنڈی: وہ کہتے ہیں ہم نے Status دیا ہے۔

جناب مسند نشین: ابھی جواب دے دے گا، لاء منسٹر صاحب۔

جناب احمد کنڈی: Confusion کو ختم کریں، پھر جس طرح آپ کا حکم ہو۔

وزیر قانون: سر، ان کی بات نوٹ ہو گئی ہے، ان شاء اللہ اس کا Status ہم چیک کر لیں گے، اس کی Legality, illegality ہم چیک کر لیں گے، اس کے بعد ہی کوئی Respond ہم کر سکتے ہیں، ابھی یہاں پہ تو At the spot تو نہیں کر سکتے ناں، Thank you so much, ji۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے کر لیں، کوئی ایشو نہیں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، وہ کر لیں گے ناں۔

وزیر قانون: کل اگر سیشن نہ ہو پھر کیا کریں گے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا کمیشن برائے سمندر پار پاکستانی مجریہ 2024 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 8: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Overseas Pakistani Commission Bill, 2024, in the House. Ji, Minister Sahib.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Overseas Pakistani Commission Bill, 2024, in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا قوانین مجریہ 2024 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 9: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pukhtunkhwa, Laws (Amendment) Bill, 2024, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I wish to introduce the Khyber Pakthunkhwa, Laws (Amendment) Bill, 2024, in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مجریہ 2024 کا ایوان میں پیش کیا جانا
(Parks and Horticulture Authority)

Mr. Chairman: Item No. 10. Introduction of Bill: The Minister for Local Government, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Parks and Horticulture Authority Bill, 2024, in the House.

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): ہاں، میرے پاس آیا ہوا ہے، میں کرتا ہوں، میں کرتا ہوں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

I intend to move that "Establishment the Parks and Horticulture Authority in the Province of Khyber Pakhtunkhwa" may be taken into consideration at once. Thank you.

جناب مسند نشین: The Bill be introduced نہیں Introduction ہے، Consideration نہیں ہے Introduction ہے، Introduction ہے اس بل کا، (قطع کلامی) ہاں ہاں، Consideration نہیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: یہ تو ہم بل Move کر رہے ہیں ناں۔ Introduce کر رہے ہیں بل۔

جناب مسند نشین: ہاں ناں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: Introduce کیا ہے ناں۔

جناب مسند نشین: اچھا۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: Introduce کر دیا ہے۔

جناب مسند نشین: جی ہاں، کر لیا۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ہاں، یہ کر دیا ہے۔

Mr. Chairman: The Bill stands introduced. Taj Muhammad Khan.

"بچوں کی پارلیمان" کے انعقاد کے لئے قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب تاج محمد: شکریہ چیئرمین صاحب، میں ایک موشن پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman, I intend to move that rule 245 may be suspended under rule 240 and "Children Parliament" may be allowed to hold a session in the House, to commemorate the World Children`s Day on 20th November, 2024, organized by the UNICEF.

Mr. Chairman: The motion is moved: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The motion is adopted.

بنه يو منټ، دا دغه اخلو، څه شو، نه دا هغه والا بل دے ؟ يو دے ، سلام والا دا دے ايښے دے کنه، که دا Put کړم، ټهيک شو کنه۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ مسٹر سپیکر۔

Sir, please suspend rule 124, under rule 240, and allow me to move a resolution.

Mr. Chairman: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under the rule 240, to allow the honourable Member, to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قراردادیں

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر، یہ قرارداد برائے شمولیت سیرت النبی ﷺ بطور لازمی مضمون کے متعلق ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر ہم اپنی معاشرتی زندگی پر نظر دوڑائیں تو اس کا اخلاقی معیار آئے روز پستی کی طرف جارہا ہے، انسانیت اپنا مقام کھو چکی ہے، بحیثیت قوم ہم اخلاقی انحطاط کا شکار ہوتے جارہے ہیں، اس کی بڑی وجہ تعلیمی اداروں میں اسلامی و اخلاقی اقدار کی روشنی میں بچوں کی تربیت کا فقدان ہے۔ ہمارے تعلیمی نصاب میں ڈاکٹرز، انجینئرز، بیوروکریٹس، ججز، کرنل، جنرل بنانے کی صلاحیت تو ہے مگر ان کو انسانی و اسلامی اقدار سے آراستہ کرنے کی یکسر کمی پائی جاتی ہے۔ ہمیں اپنے تعلیمی نصاب میں ایسا مواد شامل کرنا چاہیئے جو قوم کے معماروں کو انسانیت کا درس دے اور انسانیت کی خدمت کو اپنا اولین فرض سمجھے اور اس تعلیم کے بل بوتے پر حاصل ہونے عہدے اور ملازمتیں انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہوں، اپنی قوم و ملک سے محبت ہو، دوسروں کے دکھ درد کا احساس ہو اور قوم بحیثیت مجموعی ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ جناب سپیکر، اس کا واحد حل ایک ہی صورت میں نظر آتا ہے کہ قوم کو ایسی تعلیم اور طرز زندگی سے آشنا کیا جائے جس کے متعلق قرآن مجید نے ہمیں حکم دیا ہے اور ہماری راہنمائی فرمائی، چنانچہ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یقیناً "تمھارے لئے تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے اور ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔" سیرت النبی ﷺ کی تعلیم میں نہ صرف اس جہاں بلکہ دونوں جہاں کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ جناب سپیکر، ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات کو رحمت سے تعبیر فرمایا اور سورہ انبیاء میں ارشاد ہے، "اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر" جس سے واضح ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو انسانیت کی فلاح و امن کا درس دیتا ہے۔ جناب سپیکر! آپ ﷺ کی حیات طیبہ کی تائید مختلف احادیث سے بھی ہوتی ہے، ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مجھے اس لئے بھیجا گیا کہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کروں۔ جناب سپیکر صاحب، حدیث شریف میں ہے کہ مجھے اس لئے بھیجا گیا کہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کروں اور دوسری جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہو"، لہذا مندرجہ بالا آیات اور حدیث کی روشنی میں یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ پرائمری تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک جتنی بھی درس گاہیں ہیں، ان میں سیرت النبی ﷺ کو بطور لازمی مضمون ترتیب وار شروع کیا

جائے اور بچوں کے ذہنی اور تعلیمی لیول کے مطابق ہر جماعت کے لئے نصاب درج ذیل تفصیل کے مطابق ترتیب دیا جائے:

(1) پرائمری سکول میں سیرت النبی ﷺ کا تعارف اور بچوں کی تربیت کے متعلق واقعات سیرت، واقعات سیرت نصاب میں شامل کئے جائیں۔

(2) مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول میں باقاعدہ کتاب کی شکل میں سیرت النبی ﷺ کو داخل نصاب کیا جائے۔

(3) BS اور MS کی سطح پر دوسرے عصری مضامین جیسے پشتو، اردو اور دیگر مضامین کی طرز پر مستقل ڈگری کے طور پر متعارف کرایا جائے اور طلباء کو اس مضمون میں ڈگری حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

(4) جناب سپیکر، کاکول اکیڈمی، نیشنل کوچنگ اکیڈمی، بلکہ تمام فورسز اور بیوروکریٹس کی ٹریننگ سنٹرز، کمیشنڈ اور نان کمیشنڈ افسران کے لئے بھی سیرت النبی ﷺ کے Subject کو داخل نصاب کیا جائے تاکہ ان کو بھی اس سے استفادہ حاصل کرنے کا موقع میسر آسکے کیونکہ یہاں سے تیار ہونے والے افسران کے ہاتھوں میں ہی ملک و قوم کا زمام اختیار ہوتا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Second resolution, Mr. Mushtaq Ghani Sahib.

جناب مشتاق احمد غنی: تھینک یو، مسٹر چیئرمین۔ ہر گاہ کہ ہزارہ ڈویژن کو صوبہ خیبر پختونخوا سے ملانے والے دو راستے ہیں، ایک شانگلہ سے اور دوسرا سری کوٹ ہری پور سے براستہ صوابی موٹروے پنجاب سے ہو کر صوابی تک پہنچتا ہے جو اکثر جلسے جلوسوں کی صورت میں ہزارہ کے لوگوں کے لئے بند کر دیا جاتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ہزارہ ڈویژن کو خیبر پختونخوا سے ملانے کے لئے صوبے کے اندر سے موٹروے کا منصوبہ تیار کرے اور جھاری کس ہری پور سے صوابی تک موٹروے تعمیر کرے تاکہ صوبے کے عوام کو سہولت میسر آسکے اور وہ آئے روز راستوں کی بندش سے نجات حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر، یہ ایک بڑا گھمبیر مسئلہ ہے، ہزارہ سے جب ہم نکلتے ہیں پشاور کے لئے تو ہمیں پنجاب سے گزرنا پڑتا ہے اور وہاں یوں لگتا ہے کہ ہمیں شاید Transit visa لے کر گزرنا پڑے گا۔ ہمیں اس دفعہ بھی بڑی تکلیف ہوئی، اٹک کے پل کو بھی ہمارے لئے بند کر دیا گیا اور جھاری کس کو بھی ہمارے لئے بند کر دیا گیا، ہم نے آنا تھا صوابی کو، ہم اسلام آباد نہیں جارہے تھے، تو پھر ہم نے اپنے سارے قافلے لے کر سری کوٹ ٹوپی صوابی کے راستے سے پھنستے پھنساتے ڈھائی تین گھنٹے فالتو لگے ہمارے اس سفر میں، تو اس لئے میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ہمیں اپنے صوبے کے اندر سے ہمارا ایک راستہ ہونا چاہیئے Instead of that کہ ہم پنجاب سے گزر کر جائیں، تو ہمیں جھاری کس سے صوابی انٹرچینج تک صوبے کے اندر سے موٹروے کی منظوری دی جائے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is unanimously passed، ریحانہ اسماعیل، مائیک On کر دیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہ Community mid wife کے متعلق میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کی تعداد ہے تیرہ سو چوراسی (1384)، یہ 2008 میں حکومت نے ان کو وظائف پہ لیا تھا پندرہ ہزار روپے پہ، پندرہ سال انہوں نے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں Hard area میں اور اب پانچ سال سے ان کو یہ وظیفہ بھی نہیں مل رہا اور ان کے ڈپلومے بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں جو کہ سراسر ناانصافی ہے، نہ صرف ان لوگوں کے ساتھ بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے صوبے میں صحت کی جو سہولیات ہیں، وہ تمام خواتین کو میسر نہیں ہیں اور Hard area میں بھی جو کمیونٹی کی سطح پر یہ جو خدمات سرانجام دے رہی ہیں، وہ خواتین اس سے مستفید ہو رہی ہیں تو ان کے ساتھ بھی یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ عبدالسلام صاحب نے 23 جولائی 2024 کو اس پہ ایک ریزولیوشن پاس کرائی تھی لیکن افسوس کی بات ہے کہ صوبائی حکومت نے اس کا جواب تک نہیں دیا اور پچھلے دور میں یہی Matter جو ہے ہیلتھ کمیٹی میں Refer ہوا تھا، اس وقت بھی آپ کی گورنمنٹ تھی لیکن بہت سارے Matters ہیلتھ کمیونٹی کے رہ گئے ہیں، ان کی رپورٹ اس اسمبلی میں Floor پہ نہیں آئی، تو میری یہ درخواست ہوگی کہ اس پہ یا تو ایکشن لیا جائے یا اس کو دوبارہ کمیٹی میں

Refer کیا جائے اور میں تو عبدالسلام صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گی کہ ان کا استحقاق بنتا ہے کہ ان کی ریزولیوشن پہ ان کو جواب تک نہیں دے رہے تو ان کو استحقاق کمیٹی میں بھی جانا چاہیئے۔ شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: جی عبدالسلام صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: سپیکر صاحب، جس طرح معزز رکن اسمبلی ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے جو پوائنٹ اٹھایا ہوا ہے، اس پہ میری قرارداد اسمبلی سے متفقہ طور پر پاس بھی ہوئی ہے، اس پہ جس طرح انہوں نے کہا کہ وہ بالکل استحقاق بنتا ہے، اس میں ایک دفعہ Reminder بھی جا چکا ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف مگر پھر بھی انہوں نے جواب نہیں دیا، ابھی دوسرا Reminder بھی جا چکا ہے ان کے پاس ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں، اس میں تھوڑے سے دن رہتے ہیں مگر وہ پوری اسمبلی کا استحقاق بنتا ہے جو وہ اس پہ جواب نہیں دے رہے اور نہ اس قرارداد پہ وہ عمل کر رہے ہیں، تو باقاعدہ اس پہ پھر تو میں Privilege لاؤں گا، یہ پورے ایوان کا Privilege ہے، وہ جو مشترکہ طور پر پاس ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ہیلتھ، ہیلتھ منسٹر ہے ہی نہیں تو۔

جناب محمد عبدالسلام: قرارداد، ریزولیوشن اس پہ وہ کام، وہ ایکشن نہیں لے رہا ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ۔

جناب مسند نشین: ہیلتھ منسٹر نہیں آئے ہوئے ہیں، وہ آ جائیں تو پھر لے آئیں۔

جناب محمد عبدالسلام: صحیح ہے مگر وہ پورے ایوان کا وہ Privilege وہ مجروح کر رہے ہیں جی، کیونکہ وہ اس ایوان نے مشترکہ طور ہمارے تمام اپوزیشن جو۔۔۔۔

جناب مسند نشین: پورا ایوان منظور کر لے گا، جو آپ لے آئیں ناں۔

جناب محمد عبدالسلام: ہماری تمام اپوزیشن جو بیٹھی ہوئی ہے، پیپلز پارٹی، پی ایم ایل (این)، اے این پی، جے یو آئی والے اور ادھر جو پارلیمانی پارٹی کے لوگ ہیں، سب نے متفقہ طور پر وہ پاس کی ہوئی ہے وہ قرارداد، اور اس پہ پھر بھی عمل نہیں ہو رہا ہے جی۔

جناب مسند نشین: نوٹ ہو گئی بات آپ کی۔ جناب محمد ریاض شاہین جی، جی ریاض کا مائیک On کر دیں۔

جناب محمد ریاض: شکریه جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، زمونږ د قبائلو ستونزې که هغه په کوم هم ډیپارټمنټ کښې دی، ډیرې زیاتې دی خواه هغه ایگریکلچر دے یا هیلتھ دے یا ایجوکیشن دے، خو سپیکر صاحب، زه به اوس خبره اوکړم، Recently اوس د هیلتھ ډیپارټمنټ سره تړون کښې کوم کسان دی EIP department سره، سپیکر صاحب! توجه غواړم۔

جناب مسند نشین: جی جی، وایئی۔

جناب محمد ریاض: دهرنا ناسته ده، هغې کښې پیرامیډکس دی، ډاکټرز دی، او نرسز دی، 2021 کښې د هغوی بهرتی شوې ده، پراجیکټس نه او د هغوی هر یو کال هغې Extension ورکوی سالانه، دې ځل 2024 دے۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب محمد ریاض: شکریه سپیکر صاحب، خو سپیکر صاحب، هلته دهرنا ناسته ده، ډاکټرز دی، پیرامیډکس دی، نرسز دی، چې هغوی په 2021 کښې د هغوی بهرتی شوې وه، سالانه د هغوی Extension کیږی، اوس 2024 دے سپیکر صاحب، جون کښې د هغوی Extension ختم شوے دے، د هغوی ډیمانډ دے چې دا مونږ ته Extension راکړی۔ او ورسره ورسره سپیکر صاحب، د هغوی د اووه میاشتو تنخواګانې پاتې دی، نو دا پوائنټ ما Raise کړو او سپیکر صاحب، سره سره د دې۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سجاد صاحب! تاسو لږ۔

جناب محمد ریاض: په کرمه کښې۔

Mr. Chairman: Sajjad Sahib, Minister for Agriculture, Sajjad Sahib.

میجر صاحب! آپ ذرا دھیان دے دیں اس کا، کو نسچن کر رہا ہے۔ او میجرا! څنګه رانیغ شوې۔

جناب محمد ریاض: بل جی په کرمه کښې زما قوم او زما په حلقې کښې ډګر یو هسپتال دے، هغه Public Private Partnership باندې ورکړے شوے دے، سپږ میاشتې کیږی جی هغه بند دے، هغه بند دے او ما منسټر هیلتھ چې کوم دے هغوی سره خبره کړې وه، د هغه میاشت ئے راکړې وه چې ان شاءالله هغه ته به کوم Release دی هغه کیږی او چې کوم چا سره Contract شوے دے، هغوی تقریباً څو کروړه روپئی بنائی چې زمونه Liability ده سپیکر صاحب، که مونږه خپلې ستونزې داسې ختمې نه کړو، یو نه بله راځی، بلې نه بله راځی او هغوی کوم تحصیل دے، سنټرل کرم، هغې باندې ډیره غټه آبادی ده، نو سپیکر صاحب، دا ریکویسټ دے، ایګریکلچر منسټر ماته وائی دا Surety راکړئ چې زما هغه هسپتال هم چې کوم دے هغه روان شی، هغه کوم Releases دی چې هغه MERF

(Medical Emergency Resilience Foundation) والا دی که څوک دی چې هغې ته اوشی او کوم دا ناست، سیکرټری هیلتهٔ ته کوم ناست دی ډاکټرز، پیرامیډکس سپیکر صاحب، په دوئ کښې یو فیمیل ډاکټره ماته راغلله او چا اووئیل چې دا د کرم ایم پی اے دے نو هغې دا سوچ اوکړو چې که خرم د دوئ نوم دے، نو ماته ئې اووئیل چې خرم زما وررور دے، زه ستا خور یم، لکه زما وررور هم خرم نوم دے، نو تاسو آیا دا غواړئ چې زه ډاکټره یم، دلته کښې ناسته یم د احتجاج د پاره چې زه خپلو د بچو چې کومه چولها زما بله (جل رہا تھا) وه هغه اوس مړه ده، آیا دا غواړئ؟ او که تاسو دا غواړئ چې زه خپلو د عوام خدمت اوکړم، نو یقین اوکړه چې ډیر زور ئے راکړو او غواړو چې تاسو نه دا ډیمانډ کوؤ چې دوئ ته Extension هم ورکړے شی او د دوئ کومې تنخواګانې دی د اووه میاشتو، هغه هم ورکړے شی۔ ډیره مننه جی، السلام علیکم۔

جناب مسند نشین: جی، منسټر ایگریکلچر!Response ورکړه۔

جناب سجاداللہ (وزیر زراعت): شکریہ جناب سپیکر، میں نے نوٹ کر لیا ہے اور جہاں تک یہ ڈگر ہاسپیٹل اور اس کے علاوہ Merged area میں اور بھی ہمارے ہاسپیٹلز ہیں جو Out source ہو چکے ہیں اور ان کی Release کے لئے بھی ہم نے ایک Decision بھی لیا ہوا ہے، Ministerial committee بنی تھی اور وہ تمام ہاسپیٹلز جن کی Efficiency کی جو ہے ناں آگے Verification ہو گئی تھی، ان کو ہم نے Releases کر بھی دی تھیں جن میں THQ Hospital Mir Ali بھی تھا اور ایجنسی ہیڈکوارٹر ہاسپیٹل، Now, District Headquarter Hospital Miranshah Wana اور یہ ڈگر ہاسپیٹل کا بھی ہے، تھوڑی سی اس میں ایک Verification رہ گئی تھی اس لئے Release تھوڑی سی لیٹ ہو گئی Otherwise جو ہے ناں وہ Release بھی ہم نے Decide کی ہوئی ہے اور جتنے بھی Outsource hospitals ہیں ان میں سے Maximum hospitals کو ہم Release کر چکے ہیں اور صرف ہم نے Subject to verification کیا ہوا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ایک ہاسپیٹل کی Efficiency جو ہے یہ ہو نہیں، جو یہ Reflect کر رہے ہیں۔ تو تھوڑی سی اس میں ہم نے یہ احتیاط کی ہے تاکہ عوام کے پیسے عوام پہ خرچ ہو جائیں۔ دوسری جہاں تک WMOs کی یہ Women Medical Officers کی Extension کی بات کی ہے، وہ ہم چیک کر لیتے ہیں سیکرٹری سے، اور اس

میں جو بھی ہم کر سکتے ہیں وہ کریں گے لیکن جب یہ Hospitals out source ہو جاتے ہیں تو HR بھی جو ہے ناں ہم انہی پہ Dependent ہوتے ہیں جو NGO یا جو ادارہ اس کو چلا رہا ہوتا ہے لیکن ہم فوری طور پر یہ کوشش کریں گے کہ جتنے بھی ڈاکٹرز ہیں اور Specially جو فیمیل ڈاکٹرز ہیں اور Specially merged area میں جو ہیں، چونکہ ادھر بہت Risk پہ یہ کام کر رہے ہوتے ہیں اور بہت مشکل سے کام کر رہے ہوتے ہیں، اگر کوئی Volunteer ہوتا ہے جو Merged area میں کوئی فیمیل ڈاکٹر آنا چاہتی ہے Even پیرامیڈکس اور Even جو ہے ناں نرسنگ ہماری زیادہ Priority یہ ہوتی ہے کہ Merged area میں ہم Volunteer basis پہ ان لوگوں کو زیادہ Encourage کریں، تو ان شاء اللہ میں منسٹر ہیلتھ سے بھی بات کروں گا اور سیکرٹری سے بھی بات کر لوں گا اور ہم آپ کو خاطر خواہ جواب بھی دے دیں گے اور اس کے علاوہ بہتر یہ ہے کہ فاضل رکن ہمارے ساتھ بیٹھ کر ایک میٹنگ کر لیتے ہیں اور سیکرٹری بھی اس میں ہوگا، DG (Health Services) بھی ہوگا اور آپس میں جو بھی مسائل ہونگے ان شاء اللہ آپ کے اطمینان تک ہم کام کریں گے۔

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، ان کو ہیلتھ منسٹر کے ساتھ بٹھادیں، جو ان کے مسئلے ہیں وہ دیکھ لیں، جو Possible ہو۔

ارباب محمد عثمان خان: سر، میرا Point of Order ہے، پلیز ایک منٹ میں نے بات کرنی ہے۔

جناب مسند نشین: جی عثمان خان، ارباب عثمان خان۔

جناب محمد ریاض: شکریه منسټر صاحب، ستاسو شکریه ادا کوؤ او په دېکښې ما سره جي دا نثار باز صاحب هم دے، زمونږ دواړو دغه ډیمانډ دے که دواړه کښنیو، ډیره مننه جي۔

جناب مسند نشین: دواړه به کښېنئی، دواړه کښېنئی ورسره، جي ارباب، ارباب صاحب۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ چیئرمین صاحب، میرے نوٹس میں ایک اہم پوائنٹ آیا ہے اور اس کا ایک پورا جرگہ یا گروپ ڈاکٹرز کا جو Accelerated Implementation Programme پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے شروع کیا تھا Merged districts کے لئے، وہاں پہ ہمارے پاس Ancillary یا Supporting staff میں ڈاکٹرز، پیرامیڈکس، ڈاکٹرز اور نرسز ہیں اور آپ اس چیز سے اندازہ لگائیں

کہ اس میں تقریباًپندرہ سو ان کی تعداد بنتی ہے، ان کوContract basis پہ Hire کیا گیا ہے اور ایک خوش آئند اور حیران کن بات یہ ہے کہ ان کی پر فارمنس کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نےAcknowledge کیا ہے اور پھر ہم جبMerged districts کی بات کرتے ہیں تو ہم یہی کہتے کہ وہ کافی پسماندہ رہ چکے ہیں اور وہاں پہ ہماری پبلک کو جوInitiative ہماری پی ٹی آئی گورنمنٹ نے ہی لیا تھا آج سے تین سال پہلے، تو ہمارے تقریباًایک سو پچپن (155) ڈاکٹرز ہیں اس میں، چیئرمین صاحب! چیئرمین صاحب! متوجہ ہوں جی پلیز، اس Accelerated Implementation Programme میں ایک سو پچپن (155) ڈاکٹرز ہیں اور تین سو ننانوے (399) نرسز ہیں، Merged districts کے لئے پروگرام Enact کیا گیا تھا، وہاں پہ ہمارے پاس اتنی سہولتیں نہیں ہیں کہ وہ پبلک کوSupport دے سکیں، اس وقت یہ چیزAlready آپ کے بجٹ میںApprove کی گئی، یہ ہو چکی ہے، آپ نے کی ہوئی ہے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی کافیPositive Orientation Performance Reports ہیں، تو میرا اس ہاؤس سے یہ ہے کہ یہ آپDirect کریں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو یا کمیٹی کو، کہ جب یہ بجٹ پاس ہوا ہے تو بجٹ سے ان کو اپنیCompensation نہیں ملی ہے اور بغیر تنخواہوں کے تقریباًپندرہ سو کا سٹاف ہے جس میں ایک سو پچپن(155)ڈاکٹرز ہیں، وہ کام کر رہے ہیں، تو فوری طور پر ان کوRegulate کریں کہ اپنا کام کر سکیں اور چیئرمین صاحب، پلیز، د یکبنې پکار دے یو دا ډیر اهم نکته ده چې تاسو زمونږ Merged districts کښې هسپتالونه دی، ډاکټرز دی، پیرامیډکس دی، پندره سو سټاف دے، هغوی ته څلور پینځه میاشتو تنخواګانې نه دی ملاؤ شوی، دا برائے مهربانی د PTI Initiative وو، دا کسان رااوغواړئ، هغوی نه تاسو رپورټ واخلئ، یا ورسره تاسو دا کمیټۍ ته پاس کړئ یا دا تاسو پابند کړئ زمونږه هیلتھ ډیپارټمنټ چې د خلقو چې بجټ کښې تاسو پیسې ورله ایښی دی چې دا ورته Regulate کړئ، دې نه اول چې زمونږه دا Qualified زلمی بل چرته لاړ شی، نو چئیرمین صاحب، پلیز دا، یہ ہمارا جو پوائنٹ ہے، یہ ہمارے ڈاکٹرز اور پیرامیڈکسMerged districts کے لئے ہیں، پندرہ سو تعداد ہے، ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ یہ کمیٹی کو Refer کریں کہ جون سے ان کو تنخواہ نہیں ملی ہے، Qualified لوگ ہیں، اگر نہیں رکھ سکتے تو ان کو بتائیں کہ آپ کے پاس فنڈ نہیں ہے اور بجٹ میں پہلے سے ان کے لئے فنڈنگ Allocate ہو چکی ہے، تو پلیز یا تو کمیٹی کوRefer کریں یا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو پابند کریں۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر، یہ جس طریقے سے انہوں نے سٹیٹسٹکس بتائی ہے کہ ایک سو پچپن (155) ڈاکٹرز ہیں اور تین سو ننانوے (399) نرسز ہیں اور باقی یہ کل ملا کر پندرہ سو تعداد بتائی ہے، ہم Working کر لیتے ہیں کہ AIP کا جو بتا رہے ہیں کہ AIP میں ہمارے پاس Allocation ہوئی ہے تو کس ہیڈ میں Allocation ہوئی ہے؟ Allocation کو ہم ذرا چیک کریں گے اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہوگا کہ ہمارے ساتھ ایک فیڈرل گورنمنٹ نے ایک Commitment کی ہوئی تھی کہ جب یہ Merged area آپ کے پاس آئے گا تو Hundred billions آپ کو ہر سال ملیں گے، جناب سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ نے ہمارے ساتھ ایک Commitment کی تھی کہ جب Merged area یہ آپ Establish یہ ہو جائے گا، یہ ضم ہو جائے گا، انضمام، تو آپ کو Hundred billions سالانہ ملیں گے، Merged area کی ترقی کے لئے، تو Out of hundred billions وہ ہمیں بیس بلین بھی نہیں دے رہے سال کے، تو Liabilities تو ہمارے پاس آ گئیں ساری، لیکن انہوں نے آگے سے ہمیں کچھ بھی، وہ بیس بلین سو (100) کے مقابلے میں جو ہمارا Estimate تھا، وہ دے رہے ہیں اور تقریباً کوئی Twenty two percent بنتا ہے جو پچھلے جب سے یہ انضمام ہوا ہے، ادھر سے Total twenty two percent ہمیں Payment ہوئی ہے، باقی سارا ابھی تک Out standing ہے Against the Federal Government تو وہ اپنی Commitment پہ نہیں جا رہے ہیں۔ جہاں تک یہ ہیلتھ سٹاف کا تعلق ہے Merged area میں، میں یہ بتادوں کہ Maximum جو ہمارے Merged area میں ہاسپیٹلز ہیں اور جو Health facilities ہیں، وہ Outsource ہو چکی ہیں اور جو رہتی ہیں۔ وہ بھی ہو رہی ہیں، اس لئے کہ ادھر جو Outsource کرنے کے بعد Efficiency index ہے، وہ بہت زیادہ Increase ہوا ہے تو بہر حال یہ جو سٹاف انہوں نے Indicate کیا ہے کہ یہ سٹاف جو ہے یہ بغیر تنخواہوں کے اور ان کو Allocation بھی ہوئی ہے، ہم ذرا چیک کر لیتے ہیں اور ہم فاضل رکن کو On board لیں گے، ہم میٹنگ کر لیتے ہیں کہ کہاں پہ یہ Allocation ہے اور ان کے کیا Outstanding dues ہیں؟ وہ بھی ہم Clear کریں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جو بہتر ہوگا، لیکن یہ ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ یہ Allocation ہوئی کب ہے اور ان لوگوں نے ڈیوٹی کب تک دی ہے؟ کیونکہ بعض Employees ایسے ہیں کہ جو Merged area میں Serve تو کر

رہے ہیں لیکن صرف وہ جب فارغ ہو جاتے ہیں تو وہ Tenure بھی، اپنی ڈیوٹی میں جو Contract سے Exceed کر جاتا ہے، وہ بھی اپنی ڈیوٹی میں Count کرتے ہیں، ہمیں ذرا Facts & Figures اور جو Statistics انہوں نے دیئے ہیں، چیک کرنے دیں، اگر ایسی کوئی بات ہوئی جو ان کے Dues واقعی ان کے حقدار ہیں اور بنتے ہیں ان کے، تو Definitely ہر Dues ان شاء اللہ Pay ہو گا، ہم ذرا اس کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کریں گے، پھر ہم فاضل رکن کو ساتھ On board لیں گے، ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور جو پہلے تھا، نثار باز کا بھی ہوا ہے، وہ بھی ہم کریں گے ان شاء اللہ، تو اکٹھے ہی ایک Joint meeting کر لیتے ہیں، ہیلتھ منسٹر بھی ہونگے، ساتھ جو ہے ناں اس کے ساتھ سیکرٹری اور DG (HS)، وہ بھی کر لیں گے اور ان شاء اللہ یہ سارا مسئلہ ہم Resolve کر دیں گے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ جی جی، جلال۔

<u>جناب عدنان خان:</u> سر، زه په خبره کوم، صرف یو منټ را کړئ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ته کښېنه تا کړې، جلال به او کړی، پته ده، ما ته پته ده، جلال به او کړی۔

<u>جناب جلال خان:</u> ٹھیک شوه، زه-----

<u>جناب مسند نشین:</u> جلال به او کړی جواب کنه۔

<u>جناب جلال خان:</u> یو خبره دا جی، د دواړو یو خبره ده۔

<u>جناب مسند نشین:</u> تا نه ده کړې، ته او کړه۔

<u>جناب جلال خان:</u> سپیکر صاحب، ایک چھوٹی سی ریکویسٹ ہے، آج ہمارے کوئسچنز تھے اور ان کو اگر Reschedule کیا جائے، اس کے اوپر ہماری تیاری نہیں تھی، تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی، تھینک یو۔

<u>جناب مسند نشین:</u> بنه عدنان، تا هم د اووئیل؟

<u>جناب عدنان خان:</u> صحیح ده کنه۔

<u>Mr. Chairman</u>: All the lapsed Questions of today are deferred to be rescheduled for the up-coming sitting. The sitting is adjourned till 3:00 p.m, Tuesday, 12th November 2024.

<u>جناب عبدالغنی:</u> جناب سپیکر!

<u>Mr. Chairman:</u> Sorry, sorry, sorry, sorry.

ته نه وې کنه یار، بښه غني، عبدالغنی کا مائیک On کر دیں۔

<u>جناب عبدالغنی</u>: شکریہ جناب سپیکر۔

مور کئی ورپسې ګرځي
خپل د ځوی قبر ترې هیر دے
مور کئی ورپسې ګرځي
خپل د ځوی قبر ترې ورک دے
څه لویه ادیره ده
څه بې شماره شهیدان دي

جناب سپیکر صاحب، په 6 نومبر 2024 باندې زما په حلقه په تیراه میدان کښې په دا لس ورځو کښې دا دویمه واقعه ده چې دا اوشوه۔ په 6 نومبر 2024 باندې ریاستي ادارو د مدرسې په ماشومانو باندې چې هغه سکول له مدرسې له سبق له روان وو، د ماسپښین د مانځه نه بعد چې په هغوی باندې د کیمرو نه ریاستي ادارو ډرون اوکړو چې په هغې کښې یو خور او یو وړور چې د وړور عمر ئې شپږ کاله وو او د خور عمر ئې اته کاله وو او دویمه خور ئې دا دوه پکښې شهیدان شول، بقایا په د پکښې پینځه ماشومانان هغه زخمیان دي، په کمپلیکس هسپتال کښې پراته دي سپیکر صاحب، په تیر لس ورځې مخکښې چې کله زما سره دا واقعه زما په حلقه کښې اوشوه نو د دغې اسمبلۍ د دغه ایوان نه ما د انصاف مطالبه اوکړه چې نن زما سره دا واقعه اوشوه، سبا به تا سره کیږي، بله روځ د بل سره کیږي، ریاستي ادارې چې زما محافظ دي، ماله به تحفظ راکوي، د بد قسمتۍ نه هغه ریاستي ادارې نن چې کوم دي قاتلې جوړې شوې دي، زما د قوم ماشومانان وژني، آیا د دغې ایوان دا پښتنه کول نه دي پکار چې دا ایوان پښتنه اوکړي چې په دې ماشومانانو باندې ډرون کیږي، څه له کیږي؟ سپیکر صاحب، په دا ژړاګانو او په دغه تقریرونو په دې باندې مونږ ستړي شو، که آیا د دې اسمبلۍ په Floor زما آواز نه شي اوریدلے، زما په آواز کښې طاقت نه وي، د دغې Floor دغې اسمبلۍ، دغه ایوان په آواز کښې طاقت نه وي، بیا ئې دا ایوان بندول پکار دي۔ زه نن ټول ایوان له دا وایم چې دې نه بعد زما د قوم په بچو، زما د قوم په مشرانو باندې چې دا ریاستي ادارې

ډرون اوکړی یا پرې شیلنګ اوکړی او کوم شهیدان اوشی، هغه به زه دغې اسمبلۍ مخې له راوړم او دغې اسمبلۍ مخې له به پراته وی، ځکه چې زه بار بار راځم او د اسمبلۍ په Floor زه آواز کوم چې زما په حلقه کښې زما د عوام سره د تیر شلو کالو نه د دغې ریاست د پاره دغه قبائلو قربانئی ورکړې، مونږ چې کوم دے بېکاره شو، مونږ په هر کلی کښې چې کوم دے کونډې خوئیندې او کونډې بورې میئندې ناستې دی، د دغه ریاست د پاره زه چې کوم دے بې کوره شوے یم، زما بازارونه وران شوی دی، زما جماعتونه شهیدان شوی دی، چې کله زمونږ په 2013 او په 2014 کښې Return اوشو، اوس بیا ګورو چې د تیر یو نیم کال نه په مختلفو طریقو باندې زما په حلقه کښې Target killing هم شروع دے، Attack هم شروع دے، زما د قوم په بچو باندې بمباری هم شروع ده، شیلنګ هم شروع دے، آیا د دغې جواب به ماله څوک راکوی؟ سبا به ماله چې کوم دے، سپیکر صاحب! توجه غواړم، سبا به زما نه پښتنه کوی د قوم مشران چې ستا د قوم په بچو باندې ریاستی ادارو ډرون اوکړې، تا د چا نه پښتنه اوکړه، ماله به جواب څوک راکوی، زه پښتنه د چانه اوکړم؟ نو سپیکر صاحب، یو عرض لرم، Ruling ورکړه، نن کمیټی جوړه کړه او د دغې دې انکوائری اوشی، ستاسو نه زما دا ریکویسټ دے سپیکر صاحب، چې Ruling ورکړه، کمیټی جوړه کړه چې په هغې کښې معلومه شی چې ریاستی ادارې راځی د قوم په بچو باندې چې د هغوی شپږ کاله، اته کاله، لس کاله عمرونه ئے دی، ریاستی ادارې چې کوم دے په هغوی باندې ډرون کوی، په هغې کښې زما د قوم بچی شهیدان کیږی، دلته چې کوم دے دهرنې هم اوشوې، هلته ئے مړی هم ایښی وو، احتجاج ئے هم کولو خو چې کومه یوه واقعه اوشی هغه معذرت اوکړی، وائی چې راروان ځل به داسې نه کیږی، په واقعه پسې واقعه، زه دا وایم چې که د دغې مخ نیوے اونشو، د دغې روک تهام اونشو، مونږ بیا هغه اقدام اوچتوؤ چې زه به دا شهیدان دغه نه بعد دغې اسمبلۍ له هم راوړم، دغه کور کمانډر هاؤس له به ئے هم راوړم، دغه قلعه بالا حصار له یه هم راوړم او اسلام آباد له به هم اوړم، تر هغې پورې به دا مړی دا شهیدان پراته وی تر کومه پورې مونږ له انصاف نه وی ملاؤ سپیکر صاحب، یو خبره بله کوم، هغه دا چې مونږ له دې یو

Time frame اوښائی، مونږ له دې يو ټائم اوښائی چې تر دومره ټائم پورې به دې وژنم، چې زه دا ماشومانان د هغه ځائې نه رااوباسم، زه د دغه وطن نه هجرت اوکړم، زه لاړ شم، خو چې Time frame ئې نه وی ملاؤ او د تيرو شلو کالو نه زما په قبائيلو باندې په پښتنو باندې کله چې کوم دے Drone attack کيږی، کله رابا ندې آپريشن کيږی، کله رابا ندې دهماکه کښږی، کله رابا ندې د شپې Attack کيږی، لکه زه چاله اوژاړم، زه چرته لاړ شم؟ نو سپيکر صاحب، آئينی ادارې چې کوم دے، ادارې چې کوم دےد هغوی دا حق وی، د هغوی دا آئينی ذمه داری ده چې ماله تحفظ راکړی، د هغې په وجه باندې د آئينی ذمه داری د بد قسمتئ نه زمونږ محافظ زمونږ قاتلان جوړ شوی دی۔ سپيکر صاحب، Ruling ورکړه، دغې له پاره کميټی جوړه کړه چې انکوائری اوشی، متعلقه خلق اوغوښتلې شی۔ ډيره مهربانی، ډيره مننه۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

<u>جناب مسند نشین</u>: جی، تاسو Counting اوکړئ، Counting اوکړئ پليز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب مسند نشین</u>: جی انیس، دو منٹ کے لئے گھنٹی بجادیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئی)

<u>جناب مسند نشین</u>: جی، گنتی کرلیں سیکرٹری صاحب۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Chairman</u>: Thirty three, Quorum is incomplete.The sitting is adjourned till 03:00 p.m, Tuesday, 12th November, 2024.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 12 نومبر 2024 بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)